بندے کا دولت میں حقیقی حِصّہ

مدرس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((**یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَہٗ مِنْ مَّالِہٖ ثَلَاثٌ: مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ ذَاھِبٌ وَتَارِکُہٗ لِلنَّاسِ**)) (رواہ مسلم واحمد)☆

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے جو واقعی اُس کا ہے وہ بس تین مدیں ہیں: ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا۔ دوسرا وہ جو پہن کر پرانا کر ڈالا اور تیسرا وہ جو اُس نے راہِ خدا میں دیا اور اپنی آخرت کے واسطے ذخیرہ کر لیا' اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ بندہ دوسرے لوگوں کے لیے اُس کو چھوڑ جانے والا ہے اور خود یہاں سے ایک دن رخصت ہو جانے والا ہے''۔

انسان روزی کمانے کی جدوجہد کرتا ہے اور ہر وقت مال اکٹھا کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ پھر اپنا مال اور جائیداد دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے یہ میرا مال ہے' یہ میرا مکان ہے' یہ میری زمین ہے' یہ میری حویلی ہے' یہ میرا کارخانہ ہے۔ زندگی بھر یہی راگ الاپتا رہتا ہے' حتیٰ کہ اُس کی موت کا وقت آ جاتا ہے۔ اُس وقت اُس کا سارا مال اور جائیداد پڑی رہ جاتی ہے جو اسی وقت اس کی ملکیت سے نکل کر اس کے وارثوں کا مال بن جاتا ہے' اور وہ خود خالی ہاتھ سفید کفن پہن کر قبر میں اتر جاتا ہے۔

اسلام زندگی گزارنے کا نہایت عمدہ اور اچھا انداز بتاتا ہے۔ چنانچہ اس حدیث میں مال جمع کرنے اور اس کو سنبھال کر رکھنے سے بڑے حکیمانہ طریقے سے منع کیا ہے اور حقیقت حال ان الفاظ میں واضح کی ہے کہ جس مال کو وہ اپنا مال کہتا ہے اور جسے اس نے بڑی جدوجہد اور محنت کے ساتھ کمایا ہے دراصل اُس میں سے اس کا مال صرف وہ ہے جو اس نے کھا پی کر ختم کر لیا' یا پھر اپنے لباس پر خرچ کیا یا وہ اللہ کی راہ میں نیک کاموں پر خرچ کر کے توشۂ آخرت بنا لیا۔ اس کے علاوہ جتنا بھی مال اس نے پس انداز کیا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ اگر وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کریں گے تو ثواب پائیں گے' اگر برے کاموں میں خرچ کریں گے تو گناہ حاصل کریں گے۔

☆ صحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق۔ ومسند احمد: ۸۴۵۷

اس حدیث میں انسان کو حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے نصیحت کی گئی ہے کہ جس قدر ممکن ہو اپنا مال اللہ کی راہ میں اور نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہیے' کیونکہ جو مال اس طرح خرچ کیا گیا وہ توشۂ آخرت بن گیا اور مرنے والا جو مال چھوڑ گیا اس کے بارے میں جواب دہی تو اسے کرنا پڑے گی جبکہ اس سے فائدہ دوسرے اٹھائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِہٖ)) قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِ وَارِثِہٖ' قَالَ: ((فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ)) (رواہ البخاری)

یعنی تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے تو ہر ایک کا حال یہ ہے کہ اس کو اپنے وارثوں کے مال سے زیادہ محبوب اپنا ہی مال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب یہ بات ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ آدمی کا مال بس وہی ہے جس کو اس نے آگے بھیجا اور جس قدر اس نے بچا کر رکھا وہ اس کا نہیں بلکہ اس کے وارثوں کا ہے (پس عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی کو وارثوں کے لیے مال چھوڑنے سے زیادہ فکر اپنی آخرت کے لیے سرمایہ محفوظ کرنے کی ہونی چاہیے جو اسی صورت میں ممکن ہے کہ مال جمع کرنے کی دھن کو طبیعت پر غالب نہ آنے دے بلکہ کشادہ دلی کے ساتھ مال کا بڑا حصہ خیر کے کاموں میں خرچ کرتا رہے)۔ جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو دنیا میں اُس کے دوست احباب اور رشتہ دار یہ کہتے ہیں کہ اتنا مال چھوڑ کر مرا' بڑی دولت کمائی' اپنی اولاد کے لیے بڑی جائیدادیں بنائیں' مگر حقیقت یہ ہے کہ محنت و مشقت سے کمایا ہوا یہ مال اس کے کسی کام نہیں آتا بلکہ الٹا اسے اس مال کی جواب دہی کرنا ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ مَا خَلَّفَ)) (رواہ البیہقی)

''جب مرنے والا مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے واسطے آگے کیا بھیجا؟ (یعنی آخرت میں کام آنے والے کون سے نیک عمل کیے؟) جبکہ عام لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس نے کتنا مال چھوڑا؟''

حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کے اعمالِ خیر اور فی سبیل اللہ خرچ ہی اس کے لیے آخرت کا ذخیرہ ہے۔ جس شخص کو اللہ نے امورِ خیر میں خرچ کرنے کی توفیق دی ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے' کیونکہ ہر ایک نے موت کا ذائقہ چکھ کر اللہ کے حضور پیش ہونا ہے' جہاں اُس سے دیگر سوالوں کے ساتھ خصوصی طور پر یہ سوال پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا اور کس جگہ خرچ کیا؟ اگر مال جائز طریقے سے کمایا ہوگا اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوگا تو ایسا شخص حقیقی کامرانی سے بہرہ مند ہوگا' ورنہ کفِ افسوس ملنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔ انسان کی اصلی اور کام آنے والی کمائی تو وہی ہے جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے آخرت کے لیے

محفوظ کر لی۔

اس سلسلہ میں قرآن مجید میں بڑی واضح راہنمائی موجود ہے۔ سورۃ الحشر میں ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (آیت ۱۸)

''اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص غور سے دیکھتا رہے (دھیان رکھے) کہ وہ کل (آنے والی زندگی) کے لیے کیا آگے بھیج رہا ہے!''

پس انسان کو اس چند روزہ زندگی میں اس بات کی کوشش کرنا چاہیے کہ روزی حلال اور جائز طریقے سے کمائے اور اس آمدنی کو اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے' مگر ضروری ہے کہ اپنی کمائی کا ایک حصہ فی سبیل اللہ خرچ کرے اور یہی خرچ کرنا اس کے لیے توشۂ آخرت ہوگا' جیسا کہ اس حدیث میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ بندے کی کمائی میں سے دراصل اُس کا مال وہی ہے جو اس نے خیر کے کاموں میں لگایا۔ یہ مال اُس وقت اس کے کام آئے گا جب وہ بے یار ومددگار ہوگا اور کوئی اس کی دستگیری کرنے والا نہ ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بکری ذبح کی اور اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپؐ گھر والوں میں واپس آئے تو پوچھا کہ بکری کے گوشت کا کیا ہوا؟ بتایا گیا کہ تمام گوشت لوگوں میں تقسیم کر دیا ہے' البتہ بکری کی ایک ''دستی'' (کَتِف) اپنے استعمال کے لیے رکھ لی گئی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کہو' بلکہ یوں کہو کہ بکری کا سارا گوشت محفوظ ہو گیا ہے سوائے ایک دستی کے''۔ استفسار کرنے پر آپ ﷺ نے وضاحت کی کہ جو گوشت تم نے اللہ کی رضا کے لیے تقسیم کر دیا ہے وہ تو تمہارا توشۂ آخرت بن گیا اور جو تم نے اپنے کھانے کے لیے رکھ لیا وہ توشۂ آخرت نہ بنا' کیونکہ اس کو خود کھا کر ختم کر دیا جائے گا۔

پس انسان کا مال اپنی کمائی میں سے وہی ہے جو اُس نے اپنے ہاتھوں خرچ کر دیا' غرباء' مساکین اور دیگر مستحقین کو اللہ کی رضا کے لیے دیا' یا پھر رفاہِ عامہ کے کاموں میں لگایا' یا کسی دنیوی مفاد کے بغیر دین اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کیا۔ ایسا مال یقیناً اس کے لیے توشۂ آخرت ثابت ہوگا۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز
ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کی مقبولِ عام تالیف
مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق
اشاعت خاص: 30 روپے   اشاعت عام: 20 روپے